السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک صاحب نے مجھے یہ دعا بتلائی اورہدایت کی کہ اس دعا کوبعد نماز ظہر یا بعد نماز عصر گیارہ مرتبہ پڑھا کرو، اس کے بڑے فضائل ہیں وردرکھنے سے خود معلوم ہوجائے گا لیکن مجھے اس دعا کے پڑھنے میں تامل ہے دعا یہ ہے: اللهم صل صلوة كاملة وسلم سلاما تاما على سيدنا محمد، تنحل به العقد وتنفرج به الكرب وتقضى به الحوائج وتنال به الرغائب وحسن الخواتم ويستقى الغمام بوجه الكريم، وعلى آله واصحابه فى كل لمحة ونفس بعدد كل معلوم لک کیا اس دعا کا صحیح حدیث میں ذکر آیا ہے ؟ اگر ہو توکتاب کا حوالہ دیں اوراگر نہ ہو توپڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سوال میں مذکورہ درود کا ذکر کسی حدیث میں نہیں آیا ہے اورمیرے نزدیک اسکا پڑھنا درست نہیں ۔

(1) قرآن کریم میں پیغمبر پرصلوۃ وسلام بھیجنے کا حکم نازل ہوا، توصحابہ کرام نے آں حضرت ﷺ سے صلوۃ وسلام کے الفاظ دریافت کئے ،اور آپ ﷺ جواب میں جو طریقہ اورالفاظ بتائے وہ کتب حدیث میں مشہور ومعروف ہیں ۔ خود پیغمبر کے بتائے ہوئے طریقہ اورالفاظ سے بہتر اورکون سے الفاظ ہوسکتے ہیں !اس کے بعد اپنی طرف سے الفاظ گھڑنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔

(2) اس مذکورہ صلوۃ وسلام میں چاجگہ لفظ ''به'' ، مذکور ہے اس لفظ میں ضمیر کا مرجع بھی ''يستقى الغمام بوجه الكريم '' ، کی مناسبت اوررعایت کی وجہ سے لفظ ''محمد'' ، ہوگا ۔ اورجس طرح یہ جملہ محمد کی صفت ہے اسی طرح اس سے پہلے کے چاروں جملے بھی محمد کی صفت ہوں گے اوراس صورت میں ان جملوں کا معنی یہ ہوگا : اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر کامل اورتام صلوۃ وسلام نازل فرماجن کی ذات کے ذریعہ مشکلات حل ہوتی ہیں ، گرہیں کھل جاتی ہیں ، مصائب دورہوتے ہیں ۔ حاجتیں پوری ہوتی ہیں ۔ مقاصد اورتمنائیں برآتی ہیں اورحسن خاتمہ حاصل ہوتا ہے اورجن کے روئے مکرم یاذات گرامی کے ذریعہ بارش مانگی جاتی ہے ۔ لیکن یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مشکلات حل کرنے والا ، مصائب وغم دورکرنے والا ، قاضی الحاجات ، مرادوں اورتمناؤں کا برلانے والا اورحسن خاتمہ کی توفیق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہ ے ، اوریہ اموراسی کی ذات سے اوابستہ ہیں ۔ نہ کسی پیغمبر یا ولی یا پیر سے ۔ پس چوں کہ یہ الفاظ موہم شرک ہیں اس لیے نہیں پڑھنے چاہیں ۔

(3) آپ '' وا بيض يستقى الغمام بوجهه '' ، (السيرة النبوية لابن هشام 2/276) .

کے چچا ابوطالب کے ایک طویل قصیدہ کا مصرع ہے ۔ اوریہ کسی معتبر صحیح روایت سے ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے اس مصرع کوسن کراس کی تحسین فرمائی ہویا اظہار مسرت کیا ہویا کم ازکم سکوت ہی فرمایا ہواور بیہقی کی جس روایت میں اس کا ذکر آیا ہے وہ ناقابل اعتبار ہے ۔ اس کی سند میں مسلم ملائی متروک واضع حدیث موجود ہے ۔ پس اس غیرثابت جملہ کا ذکر مناسب نہیں ہے ۔

(4) اوراگرثابت بھی ہو، تب بھی اب اس جملہ کا ذکر اس لیے مناسب نہیں کہ بظاہر اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کا دعا کے ذریعہ بارش طلب کی جاتی ہے ، اورچوں کہ آپ ﷺ کے ارتحال کے بعد آپ کی دعا باقی نہیں ، اس لیے اب اس کے کہنے کا کوئی مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی دعا کے ذریعہ بارش مانگی جاتی ہے ۔ پیغمبر پر صلوۃ وسلام بھیجنا ایک عبادت اورنیک عمل ہے اوراپنے اعمال حسنہ کے ساتھ توسل بلاشبہ جائز ہے ۔ جیساکہ اصحاب غار نے اپنے نیک عمل کو سیلہ بنایا اوراس کے ذریعہ غار کے منہ سے پتھر ہٹ گیا اوران کی یہ مصیبت دورہوگئی ۔ اسی طرح نیک عمل (درود وسلام) کی برکت سے مرادیں اورتمنائیں برآسکتی ہیں ۔ لیکن اس کے الفاظ وہی ہونے چاہییں جومعتبر روایت سے ثابت ہوں یا کم ازکم شرک وبدعت کے شائبہ سے پاک ہوں ۔ توسل بالصلوۃ کی حدیثیں ترمذی ،ابن ماجہ میں عبداللہ بن ابی اوفی سے ۔ اورترمذی میں ابی بن کعب سے ۔ اورابوداؤد نسائی میں فضالہ بن غبید ۔ اورترمذی میں ابن مسعود سے مروی ہے ۔ (مصباح بستی شوال وذی القعدہ 1371ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 312